OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:2, Issue: 2, Jul -Dec 2021
DOI:10.51665/al-duhaa.002.02.0203, PP: 411-430

"مدعی اور مدعیٰ علیہ کے گواہوں میں تعارض اور وجہ ترجیح" فتاویٰ ودودیہ کے مسائل کا شرعی و تقابلی جائزہ

"Ownership and its Ancillary Legal Verdicts of Fatāwa Wadodiya" A Critical Analysis from the Perspective of Islamic Law

Published:
31-12-2021
Accepted:
01-12-2021
Received:
25-08-2021

Saifullah
Subject Specialist Islamiat, Government Higher Secondary School Shawar, Matta Swat
Email: saifu6565@gmail.com

Dr. Lutfullah Saqib
Associate Professor, Department of Law & Shariah, University of Swat
Email: lutsaqib@gmail.com

Shafeeqa Qazi
Lecturer, Islamic Studies, Govt Degree College Timergara, Khyber Pakhtunkhwa
Email: sh.qazi20@gmail.com

Abstract
Every legal system, of course, has a set of rules which is followed by its follower, both in letter and spirit. Such rules are sometime scribed or simply put in the memories of the concerned people- technically called written and unwritten rules. The legal system, at the time of Wali Swat, had the same nature. Majority of such rules, however, were in the written form. Further, such written rules were broadly divided into formal and informal rules. Fatāwa Wadodiya , one of the greatest collection of verdicts over various socio- legal issues, was an informal document; containing legal verdicts. To put it simply, it was a codified law. Among these, the concept of ownership and its ancillary issues i.e kind of ownership, sources of ownership, possession of property, evidences related to ownership and etc were minutely discussed. The present work, primarily, aims to study such variety of verdicts from the perspective of Sharī'ah (Islamic law).

While doing so, resort is made, firstly, to the primary sources of Islamic law i.e. the Holy Qurān and Sunnah of the Holy Prophet (SAW), followed by Ijmā   and work of the classical Muslim jurists (Fuqahā). However, in case of the work of Muslim jurists, the Hanafī jurits' work had been cited more; owing to the fact that verdicts of the Fatāwa Wadodiya were based on the principles of the same school. Study reveals, with solid evidences, that the provisions of this book were based on the principles of Sharī'ah. To investigate the issue scientifically, content analysis technique of the qualitative research was followed; where the available secondary data had been critically analyzed.

Keywords: *Wali Swat, Legal, Law, Islamic law, Hukam Namī, Sharī'ah, Muslim jurists, Fatāwa Wadodiya, Legal verdicts.*

تمہید

اللہ تعالیٰ نے پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے وقت فرشتوں کو زمین کے مختلف حصوں سے مٹی لینے کا حکم دیا تھا جس کا اثر یہ ہوا کہ ہر انسان کو اللہ تعالیٰ نے علیحدہ مزاج دیا ہے اور جب سے اسے پیدا کیا گیا ہے تو ازل ہی سے ان کے آپس میں اختلاف کا مادہ پیدا کیا ہے۔ اس کی طرف قرآن کریم میں بہت سی آیات میں اشارہ کیا گیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا "[1]

"اور انسان سب چیزوں سے زیادہ جھگڑالو ہے"

یہ اختلاف امت مسلمہ میں بھی ناگزیر ہے جو ہر دور میں ہوتا آیا ہے اور ہوتا رہے گا۔ صحابہ کرام سے لے کر اس وقت تک ہر دور کے علماء میں بھی مختلف مسائل میں اختلاف ہوتا آیا ہے۔ ان اختلافات کے باوجود دنیا میں امن و سکون کے ساتھ زندگی گزارنا از حد ضروری ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے قضاء کے سلسلے کو جاری فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا "[2]

"سو تو حکم کر ان میں موافق اس کے جو کہ اتارا اللہ تعالیٰ نے اور ان کی خوشی پر مت چل، چھوڑ کر سیدھا راستہ جو تیرے پاس آیا۔ ہر ایک تم میں سے دیا ایک دستور اور راہ"

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے بھی احادیث کی روشنی میں اختلافات کو ختم کرنے کے لئے یہ حکم جاری فرمایا تھا۔ کہ:

"الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينَ عَلَى مَنْ أَنْكَر"[3]

"کہ گواہ مدعی کے ذمے ہیں اور قسم اس شخص پر لازم ہے جس نے اس دعویٰ سے انکار کیا ہے"

یہ اس صورت میں ہوگا جب ایک شخص مدعی ہو اور دوسرا مدعیٰ علیہ۔ تو اس صورت میں مدعی گواہ پیش کرے گا اور اگر یہ گواہوں کے پیش کرنے سے عاجز آگیا تو پھر اس کے مخالف مدعیٰ علیہ قسم اٹھائے گا۔ اگر مدعی گواہوں کے پیش کرنے سے عاجز آگیا اور مدعیٰ علیہ نے قسم اٹھائی تو اس صورت میں قاضی مدعیٰ علیہ کے حق میں فیصلہ سنائے گا۔ لیکن کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی چیز کی ملکیت کے دو افراد دعویٰ کرتے ہیں، مثلاً ایک شخص یہ دعویٰ کرے کہ یہ چیز میں نے فلاں شخص سے خرید لی ہے

اور دوسرا یہ دعویٰ کرے کہ یہ چیز مجھے فلاں شخص نے ہبہ کی ہے اور دونوں گواہ بھی پیش کرتے ہیں۔ تو اس صورت میں قاضی کو فیصلہ سنانے میں مشکل پیش آتا ہے کہ کون سے مدعی کے گواہوں کی گواہی کو ترجیح دی جائے۔

چونکہ یہ ایک اہم اور بنیادی کام ہے اور شریعت کے امور مہمہ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اس لئے مقالہ نگار کی ذاتی رغبت اور شوق اس بات کی طرف مائل ہوا کہ فتاویٰ ودودیہ میں موجود سینکڑوں صورتوں میں سے کچھ ایسی صورتوں کو واضح کردیا جائے جن میں گواہوں کے آپس میں اختلاف پایا جاتا ہے اور جانبین میں کسی ایک جانب کو راجح قرار دیا گیا ہے۔اس کے لئے طریقہ کار یہ اختیار کیا گیا ہے کہ سب سے پہلے فتاویٰ ودودیہ میں موجود مسائل کو لے کر ہر ایک صورت کو نمبروار ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد ہر صفحہ کو دو الگ الگ حصوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔ایک جانب میں مسائلِ راجحہ کو جب کہ دوسری جانب مسائل مرجوحہ کو ذکر کیا گیا ہے۔ یہ بات ابتداء ہی سے واضح ہے کہ ان تمام صورتوں میں گواہ پیش کئے گئے ہیں۔اب جس جانب کے گواہ راجح ہیں۔ان کو مسائل راجحہ میں ذکر کیا گیا ہے اور جس جانب کے گواہ مرجوح ہیں ان کو مسائل مرجوحہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ پھر ہر مسئلہ کو ذکر کرنے کے بعد اس کے سامنے اس کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اکثر مقامات پر یہ حوالے مجہول ہیں۔چونکہ اس میں فتاویٰ ودودیہ کا خیال رکھا گیا ہے کہ اس میں مصادر کے حوالے جس طریقے سے مذکور تھے، بعینہٖ اسی طرح نقل کئے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں فتاویٰ ودودیہ میں فقہ حنفی کی کتب کی روشنی میں کچھ اصول بتائے گئے ہیں۔تو اس مقالے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ان اصول کا فتاویٰ ودودیہ میں مذکور مصادر اصلیہ کے ساتھ تقابل کیا جاسکے۔ کہ کیا یہ اصول ان مصادر اصلیہ میں بھی بعینہٖ اسی طرح ہیں؟ جس طرح فتاویٰ ودودیہ میں ذکر کئے گئے ہیں۔ یا ان کے آپس میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔ دوسرا مقصد یہ ہے کہ یہ معلوم کیا جائے کہ ان گواہوں کے آپس میں تعارض کو ختم کرنے کے لئے کون سے اصول بتائے گئے ہیں۔اسی طرح ایک مقصد یہ بھی ہے کہ یہ معلوم کیا جائے کہ گواہوں کے آپس میں تعارض کون سے فیصلوں میں آسکتا ہے۔ مقالہ ہذا کا سب اہم مقصد یہ ہے کہ فتاویٰ ودودیہ میں جتنے بھی حوالے دئے گئے ہیں وہ اکثر وبیشتر اس طریقے سے ہیں کہ ان مصادر کی پہچان کی ناممکن ہے۔اس کے علاوہ جو مصادر معروف ہیں ان کا حوالہ جدید تحقیق کے موافق نہیں ہے۔اس لئے مقالہ ہذا میں فتاویٰ ودودیہ میں موجود ان تمام حوالوں کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ ان کو جدید تحقیق کے خطوط پر استوار کیا گیا ہے۔ تاکہ قاری کو ان متعلقہ مصادر کے سمجھنے اور ان تک رسائی میں کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ ہر مسئلہ کو ذکر کرنے کے بعد متعلقہ صفحہ پر ہی اس کی تخریج کی گئی ہے۔ سب سے پہلے اس تخریج کے لئے فتاویٰ ودودیہ کی اصل عبارت ذکر کرنے کے بعد ایک لکیر کھینچی گئی ہے۔ اس کے بعد جدید تحقیق کے موافق ہر مسئلہ کی تخریج کی گئی ہے۔ کچھ مسائل ایسے ہیں جو متصل مذکور ہیں اور ان کی تخریج ایک ہی عبارت میں موجود ہے۔ اس کے لئے یہ طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے کہ پہلے مسئلہ کی تخریج میں پوری عبارت کو ذکر کیا گیا ہے۔ جب کہ دوسرے یا تیسرے مسئلہ کی تخریج اگر اسی عبارت میں ہے، تو اس کے لئے طوالت سے احتراز کے پیش نظر صرف ایضاً کو ذکر کرنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ حوالہ جات فوٹ نوٹ کی شکل میں موجود ہیں اور اس کے لئے شکاگو مینول اختیار کیا گیا ہے۔

اس دعویٰ کا بیان جس میں مدعی اور مدعیٰ علیہ دونوں کسی چیز کا دعویٰ کرے ایک سبب کے ساتھ یا دو الگ الگ اسباب کے ساتھ۔ [4] اور دونوں گواہ قائم کریں (اور جس میں ایک جانب کے گواہ راجح ہوں)

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(1)	گواہ کسی عورت کے اس بات پر کہ یہ باندی مجھے میرے شوہر نے مہر میں دی ہے۔	گواہ کسی مدعی کے اس بات پر کہ یہ باندی میرے پاس زید نے رھن کر دی ہے۔	ھندیہ
(2)	گواہ کسی عورت کے اس بات پر کہ یہ باندی مجھے میرے شوہر نے مہر میں دی ہے۔	گواہ کسی مدعی کے اس بات پر کہ یہ باندی مجھے زید نے صدقہ کر دی ہے۔	ھندیہ

تخریج:

مسئلہ (1) : واذااجتمع النكاح والهبة والرهن والصدقة فالنكاح اولى ،كذا فى المحيط ۔[5]

اور جب نکاح، ہبہ، رہن اور صدقہ جمع ہو جائے تو نکاح کا دعوی اولیٰ ہے۔ اسی طرح محیط میں ہے۔

مسئلہ (2) : ایضا۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(3)	گواہ (1) مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے یا اس بات پر کہ یہ مجھے زید نے بخش دی ہے یا اس بات پر کہ یہ مجھے زید نے صدقہ کر دی ہے اور تاریخ نہ بتائے۔	گواہ صاحبِ قبضہ (2) کے اس بات پر کہ یہ میں نے بکر سے خرید لی ہے یا اس بات پر کہ یہ مجھے بکر نے ھبہ کی ہے یا اس بات پر کہ اس نے مجھے صدقہ کر دی ہے اور تاریخ نہ بتائے۔	مجلّہ
(4)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے یا اس بات پر کہ یہ مجھے زید نے ھبہ کی ہے یا اس بات پر کہ یہ مجھے زید نے صدقہ کر دی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض (3) کے اس بات پر کہ یہ میں نے زید سے خرید لی ہے یا اس بات پر کہ یہ مجھے زید نے صدقہ کر دی ہے یا اس بات پر کہ یہ مجھے زید نے ھبہ کی ہے۔	مجلّہ

(1) اس مسئلہ اور آئندہ مسئلہ میں اگر ایک شخص ایک سبب کا دعوی کرے اور دوسرا شخص دوسرے سبب کا، مثلاً ایک بیع کا اور دوسرا ہبہ کا، پھر بھی یہی حکم ہے۔ ۱۲۔ مترجم

(2) صاحب قبضہ سے مراد وہ مدعی علیہ ہے جس کی ملکیت میں کوئی چیز موجود ہو اور اس پر کسی مدعی نے دعوی کیا ہو۔

(3) مدعی غیر قابض سے مراد وہ مدعی ہے جو کسی ایسی چیز کی ملکیت کا دعوی کرے جو کسی دوسرے شخص کے قبضہ میں موجود ہو۔

مسئلہ (3) : ترجح بینة الخارج ایضاعلی بینة ذی الید فی دعاوی الملک المقید بسبب قابل للتکرر ولم یبین فیها التاریخ۔ [6]

خارج یعنی غیر قابض کے گواہ صاحبِ قبضہ کے گواہوں سے بھی راجح ہیں اس ملکیت کے دعوی میں جو ایسے سبب کے ساتھ مقید ہو جو مکرر نہ ہو اور اس میں تاریخ بھی نہ بیان کی گئی ہو۔

مسئلہ (4) : ولکن اذا ادعی کلاهما بأنهما تلقیا الملک من شخص واحد فترجح بینة ذی الید۔ [7]

لیکن جب وہ دونوں یعنی صاحبِ قبضہ اور مدعی غیر قابض دعوی کریں کہ انہوں نے ایک ہی شخص سے ملکیت حاصل کرلی ہے تو پھر مدعی صاحبِ قبضہ کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
5	گواہ صاحبِ قبضہ کے ملکیت پر کسی ایسے سبب کے ساتھ جو مکرر نہ ہو [8]۔ (مثلاًاس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ جانور میرا ہے اور میرے گھر میں پیدا ہوا ہے)۔	گواہ مدعی غیر قابض کے ملکیت پر کسی ایسے سبب کے ساتھ جو مکرر نہ ہو ۔ (مثلاًاس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ جانور میرا ہے اور میرے گھر میں پیدا ہوا ہے)۔	مجلّہ
6	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے زید سے میراث میں ملی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ میں نے (زید سے) خرید لی ہے اور بیع کی ایسی تاریخ بتائے جو مؤخر ہو۔	مجلّہ
7	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز اس مدعی نے مجھے بیچ دی ہے	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ میں نے اس کو بطور عاریت دی ہے۔	مجلّہ
8	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے مدعی نے ھبہ کی ہے۔(یعنی بخش دی ہے)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ میں نے اس کو بطور عاریت دی ہے۔	مجلّہ

مسئلہ (5) : بينة ذى اليد اولى فى دعاوى الملك المقيد بسبب غير قابل للتكرر كالنتاج۔[9]

اس دعوی کی ملکیت میں جو ایسے سبب کے ساتھ مقید ہو جو مکرر نہ ہو اس میں صاحبِ قبضہ کے گواہ راجح ہیں جیسے جانور کی پیدائش۔

مسئلہ (6) : بينة من تاريخه مقدم اولى فى دعوى الملك المورخ۔[10]

جس دعوی میں تاریخ بیان کی گئی ہو اس میں اس شخص کے گواہ راجح ہیں جس کی تاریخ مقدم ہو۔

مسئلہ (7) : ترجح بينة التمليك على بينة العارية مثلا اذاادعى احد المال الذى هو فى يد الآخر قائلا انى كنت اعطيته اياه عاريةً و اراد استرداده و قال المدعى عليه كنت بعتنى اياه او وهبته فترجح بينة البيع او الهبة ۔[11]

ملکیت کے گواہ عاریت کے گواہوں سے راجح ہیں مثلاً ایک شخص اس مال کا دعوی کرے جو کسی اور کے قبضہ میں ہو اور یہ کہے کہ یہ میں نے اس کو بطور عاریت دی ہو اور اب اس چیز کی واپسی کا مطالبہ کرے اور مدعیٰ علیہ یہ کہے کہ یہ آپ نے مجھے بیچ دی ہے یا مجھے ہبہ کی ہے تو بیع اور ہبہ کے گواہ (اس صورت میں) راجح ہیں۔

مسئلہ (8) : ترجح بينة البيع على الهبة والرهن والاجارة وبينة الاجارة على بينة الرهن ۔[12]

بیع کے گواہ ہبہ، رہن اور اجارہ کے گواہوں سے راجح ہیں اور اجارہ کے گواہ رہن کے گواہوں سے راجح ہیں۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(9)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے اس صاحبِ قبضہ کو بیچ دی ہے۔ (تو میں اس سے رقم مانگتا ہوں)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے مدعی نے ھبہ کی ہے۔	مجلّہ
(10)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے اس صاحبِ قبضہ کو بیچ دی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس مدعی نے رھن کر دی ہے۔	مجلّہ
(11)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے اس صاحبِ قبضہ کو بیچ دی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے مدعی نے بطور اجارہ دی ہے۔	مجلّہ
(12)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے اس کو بطور اجارہ دی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس مدعی نے رھن کر دی ہے۔	مجلّہ
(13)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور میں نے صاحبِ قبضہ کے پاس رھن کر دیا ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ جانور میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔	نور العین

مسئلہ (9) : ترجح بینة البیع علی الھبة والرھن والاجارة وبینة الاجارة علی بینة الرھن ۔[13]

بیع کے گواہ ہبہ، رہن اور اجارہ کے گواہوں سے راجح ہیں اور اجارہ کے گواہ رہن کے گواہوں سے راجح ہیں۔

مسئلہ (10) : ایضا۔

مسئلہ (11) : ایضا۔

مسئلہ (12) : ایضا۔

مسئلہ (13) : ان ذاالید اذاادعی النتاج وادعی الخارج انه ملکه غصبه منه ذوالید او اودعه له او اعارمنه کانت بینة الخارج اولی ۔[14]

اگر صاحبِ قبضہ کسی چیز کی پیدائش کا دعوی کرے اور مدعی یہ دعوی کرے کہ یہ اس کی ملکیت ہے صاحبِ قبضہ نے اس سے چھین لی ہے یا اس کے پاس بطور امانت ہے اور یا اس کو بطور عاریت دی ہے تو اس صورت میں مدعی خارج کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(14)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور اس صاحبِ قبضہ نے مجھ سے چھین لیا ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ جانور میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔	نور العین
15)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور میں نے اس صاحبِ قبضہ کو بطور امانت دیا ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ جانور میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔	نور العین
(16)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور میں نے اس صاحبِ قبضہ کو بطور اجارہ دیا ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ جانور میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔	نور العین
(17)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جانور میں نے اس صاحبِ قبضہ کو بطور عاریت اور سوال دیا ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ جانور میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔	نور العین
(18)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے مدعی سے خرید لی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز اس صاحبِ قبضہ نے مجھ سے چھین لی ہے۔	انقرویہ

مسئلہ (14) : ان ذااليد اذاادعی النتاج وادعی الخارج انه ملكه غصبه منه ذواليد او اودعه له او اعارمنه كانت بينة الخارج اولی۔[15]

اگر صاحبِ قبضہ کسی چیز کی پیدائش کا دعوی کرے اور مدعی یہ دعوی کرے کہ یہ اس کی ملکیت ہے صاحبِ قبضہ نے اس سے چھین لی ہے یا اس کے پاس بطور امانت ہے اور یا اس کو بطور عاریت دی ہے تو اس صورت میں مدعی خارج کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (15) : ایضا۔

مسئلہ (16) : ایضا۔

مسئلہ (17) : ایضا۔

مسئلہ (18) : وثوب فی يد رجل اقام رجل البينة انه ثوبه غصبه اياه هذا واقام الذی فی يديه البينة انه وهبه له قال اقضی للذی هو فی يديه وكذالک لو اقام البينة علی البيع منه بثمن مسمی ۔[16]

اگر کوئی کپڑا کسی شخص کے قبضہ میں ہو اور ایک دوسرا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ کپڑا میرا ہے اس نے مجھ سے چھین لیا ہے اور وہ شخص جس کے قبضہ میں یہ کپڑا ہے (یعنی صاحبِ قبضہ) وہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ اس نے مجھے ہبہ کیا ہے تو اس صورت میں صاحبِ قبضہ کے لئے حکم کیا جائے گا۔ اور اسی طرح جب وہ صاحبِ قبضہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ میں نے معین قیمت کے عوض خرید لیا ہے (تو اس صورت میں بھی صاحبِ قبضہ کے گواہ راجح ہیں)۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(19)	گواہ کسی مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ جگہ میری ملکیت ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ، متولی، متصرف کے اس بات پر کہ یہ وقف ہے۔	تنقیح
(20)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے میت کے ایسے نسبی سے خرید لی ہے جس کو اس میت کی میراث ملی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے اس نسبی کی ملکیت تھی اس کی موت کے وقت تک۔	تنقیح
(21)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ زید نے اس گھر کو فروخت کرنے سے پہلے اقرار کیا تھا کہ اس گھر میں میرا کوئی حق نہیں ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ گھر میں نے زید سے اس اقرار کے بعد خرید لیا ہے۔	تنقیح

مسئلہ (19) : بينةالخارج على الملک اولى من بينة المتولى ذى اليد على انه وقف و به يفتى ۔[17]

مدعی غیر قابض کے گواہ راجح ہیں متولی صاحبِ قبضہ کے گواہوں سے اس بات پر کہ یہ وقف ہےاور اسی پر فتوی ہے۔

مسئلہ (20) : بينة الخارج انى اشتريته من ابيک اولى من بينة ذى اليد انه ملک ابيه الى حيث موته۔[18]

مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میں نے آپ کے والد سے خرید لی ہے راجح ہیں صاحبِ قبضہ کے گواہوں سے اس بات پر کہ یہ میرے والد کی ملکیت تھی اس کی موت تک۔

مسئلہ (21) : بينة ذى اليد ان زيدا قال لا حق لى فى الدار قبل شرآئک منه اولى من بينة مدعى الشرآء من زيد۔[19]

صاحبِ قبضہ کے گواہ اس بات پر کہ زید نے یہ کہا ہے کہ اس گھر کے خریدنے سے پہلے میرا اس میں کوئی حق نہیں تھا تو یہ گواہ راجح ہیں اس مدعی کے گواہوں سے جو یہ کہے کہ یہ گھر میں نے زید سے خریدا ہے۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(22)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہےاور ملکیت کا سبب نہ بتائے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھ سے اس مدعی نے خرید لی تھی اور پھر ہم نے اقالہ کیا تھا۔(یعنی وہ بیع فسخ کی تھی)	تنقیح
(23)	گواہ مدعی غیر قابض کے ہبہ پر عوض کے ساتھ (یعنی اس بات پر کہ یہ چیز مجھے صاحبِ قبضہ نے ہبہ کی ہےاور اس کا عوض میں نے اس کو دیا ہے)	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے رہن پر (یعنی اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس صاحبِ قبضہ نے رہن کر دی ہے)۔	تنقیح
(24)	گواہ مدعی غیر قابض کے یا صاحبِ قبضہ کے رھن پر (یعنی اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس فلاں شخص نے رہن کر دی ہے)	گواہ مدعی غیر قابض کے ہبہ پر بغیر عوض کے (یعنی اس بات پر کہ وہ چیز فلاں نے مجھے ہبہ کی ہے ، بخش دی ہے بغیر کچھ لینے کے)	تنقیح

مسئلہ (22) : وبينة الخارج على دعوى ملک مطلق اولى من بينة ذى اليد انک شريته منى ثم تقايلنا ۔[20]

مدعی غیر قابض کے گواہ ملک مطلق پر راجح ہیں صاحبِ قبضہ کے گواہوں سے اس بات پر کہ آپ نے مجھ سے یہ چیز خرید لی تھی پھر ہم نے اقالہ کیا تھا۔(یعنی بیع فسخ کی تھی)

مسئلہ (23) : بينة مدعى الهبة المشروطة بعوض اولى من بينة الرهن و غير المشروطة بالعكس ۔[21]

مدعی (غیر قابض) کے گواہ ہبہ پر جو عوض کے ساتھ مشروط ہو راجح ہیں رہن کے مدعی کے گواہوں سے اور اگر ہبہ

عوض کے ساتھ مشروط نہ ہو تو پھر رہن کے گواہ ہبہ کے گواہوں سے راجح ہیں ۔

مسئلہ (24) : ایضا۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(25)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے صاحبِ قبضہ سے خرید لی ہے۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے صاحبِ قبضہ نے ہبہ کی ہےاور میں نے قبض کرلی ہے۔	تنقیح
(26)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے صاحبِ قبضہ سے خرید لی ہےفلاں تاریخ کواور ایسی تاریخ بتائے جو ہبہ کی تاریخ سے مقدم ہو۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے صاحبِ قبضہ نے ہبہ کی ہےفلاں تاریخ کو اور ایسی تاریخ بتائے جو بیع کی تاریخ سے موخر ہو۔	تنقیح
(27)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے صاحبِ قبضہ نے ہبہ کی ہے ، بخش دی ہے فلاں تاریخ کو اور ایسی تاریخ بتائے جو بیع کی تاریخ سے مقدم ہو۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے صاحبِ قبضہ سے خرید لی ہےفلاں تاریخ کواور ایسی تاریخ بتائے جو ہبہ کی تاریخ سے موخر ہو۔	تنقیح
(28)	گواہ(1)مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے صاحبِ قبضہ نے فلاں تاریخ کو ہبہ کی ہے۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے صاحبِ قبضہ سے خرید لی ہےاسی تاریخ کو۔	تنقیح

(1) یہ اصل عبارت کا ترجمہ ہے لیکن اس صورت میں بیع کے گواہ راجح ہیں جیسا کہ جامع الفصولین میں کہا ہے۔۱۲۔ مترجم

مسئلہ(25) : بينة الشرآء من ذى اليد اولى من بينة الهبة والقبض منه الا اذا أرخ الثانى فقط أو كان تاريخه أسبق۔[22]

مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میں نے صاحبِ قبضہ سے خرید لی ہے راجح ہیں اس شخص کے گواہوں سے جو یہ کہے کہ یہ مجھے صاحبِ قبضہ نے ہبہ کی ہے اور میں نے اس سے قبض کر لی ہے لیکن اگر ایک ان میں سے کوئی ایک تاریخ بیان کرے یا تاریخ تو دونوں بیان کرے لیکن ایک کی تاریخ مقدم ہو تو پھر ان کے گواہ راجح ہیں ۔

مسئلہ (26) : ایضا۔

مسئلہ (27) : ایضا۔

مسئلہ (28) : یہ اصل عبارت کا ترجمہ ہے جبکہ اس صورت میں بیع کے گواہ راجح ہیں جیسا کہ مسئلہ (25) میں ہے۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(29)	گواہ(1) مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ باندی مجھے زید نے فلاں تاریخ کو نکاح میں دی ہے۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ باندی مجھے زید نے اسی تاریخ کو ہبہ کی ہے۔	تنقیح
(30)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ باندی مجھے زید نے فلاں تاریخ کو نکاح میں دی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ باندی میرے پاس زید نے رہن کر دی ہے۔	تنقیح
(31)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ باندی مجھے زید نے فلاں تاریخ کو نکاح میں دی ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ باندی میرے پاس زید نے رہن کر دی ہے اور رہن کی ایسی تاریخ بتائے جو صاحبِ قبضہ کی تاریخ سے موخر ہو۔	تنقیح
(32)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ باندی مجھے زید نے فلاں تاریخ کو نکاح میں دی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ باندی میرے پاس زید نے رہن کر دی ہے اور تاریخ نہ بتائے۔	تنقیح

(1) ان سات مسائل کا مطلب ملجاء القضاۃ میں دیکھو۔ ۱۲۔ مترجم

مسئلہ (29) : بينة مدعى نكاح الامة اولى من بينة مدعى الهبة او الصدقة او الرهن مالم يسبق تاريخ الآخرأو يكن أحدهما ذايد والآخر خارجا۔[23]

مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ باندی مجھے کسی نے نکاح میں دی ہے یہ راجح ہیں اس شخص کے گواہوں سے جو یہ کہے کہ یہ مجھے اس نے ہبہ کی ہے یا مجھے صدقہ کر دی ہے یا میرے پاس رہن کر دی ہے جب تک کسی ایک مدعی کی تاریخ مقدم نہ ہو اور یا ایک صاحبِ قبضہ اور دوسرا مدعی غیر قابض نہ ہو (پس جس کی تاریخ مقدم ہو یا تاریخ مقدم نہ ہو لیکن ایک صاحبِ قبضہ ہو تو پھر ان کے گواہ راجح ہیں)۔

مسئلہ (30) : ایضا۔

مسئلہ (31) : ایضا۔

مسئلہ (32) : ایضا۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(33)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ باندی مجھے زید نے نکاح میں دی ہےاور تاریخ نہ بتائے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ باندی میرے پاس زید نے فلاں تاریخ کو رہن کر دی ہے۔	تنقیح
(34)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ باندی مجھے زید نے فلاں تاریخ کو صدقہ کر دی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ باندی مجھے زید نے اسی تاریخ کو نکاح میں دی ہے۔	تنقیح
(35)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ باندی مجھے زید نے فلاں تاریخ کو ہبہ کر دی ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ باندی مجھے زید نے اسی تاریخ کو نکاح میں دی ہے۔	تنقیح
(36)	گواہ صاحب قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس زید نے فلاں تاریخ کو رہن کر دی ہےاور ایسی تاریخ بتائے جو مقدم ہو۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس زید نے فلاں تاریخ کو رہن کر دی ہےاور ایسی تاریخ بتائے جو موخر ہو۔	تنقیح

مسئلہ (33) : بينة مدعى نكاح الامة اولى من بينة مدعى الهبة او الصدقة او الرهن مالم يسبق تاريخ الآخرأو يكن أحدهما ذايد والآخر خارجا۔[24]

مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ باندی مجھے کسی نے نکاح میں دی ہے یہ راجح ہیں اس شخص کے گواہوں سے جو یہ کہے کہ یہ مجھے اس نے ہبہ کی ہے یا مجھے صدقہ کر دی ہے یا میرے پاس رہن کر دی ہے جب تک کسی ایک مدعی کی تاریخ مقدم نہ ہو اور یا ایک صاحبِ قبضہ اور دوسرا مدعی غیر قابض نہ ہو (پس جس کی تاریخ مقدم ہو یا تاریخ مقدم نہ ہو لیکن ایک صاحبِ قبضہ ہو تو پھر ان کے گواہ راجح ہیں)۔

مسئلہ (34) : ایضا۔

مسئلہ (35) : ایضا۔

مسئلہ (36) : ایضا۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(37)	گواہ مقروض کے جس سے قرض خواہ نے اپنے ہزار روپیہ طلب کئے ہوں اس بات پر کہ میں نے آپ کے ہزار روپیہ دئے ہیں اور تاریخ نہ بتائے۔	گواہ اپنی رقم طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ میں نے آپ کو ہزار روپیہ قرض دئے ہیں اور تاریخ نہ بتائے۔	محیط
(38)	گواہ مقروض کے جس کے ذمہ کسی کے ہزار روپیہ ہوں اب وہ طلب کرتا ہے اس بات پر کہ وہ ہزار روپیہ میں نے فلاں تاریخ کو آپ کو دئے ہیں۔	گواہ اپنی رقم کو طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ اس قرضدار کو میں نے اسی تاریخ کو ہزار روپیہ قرض دئے ہیں۔	محیط
(39)	گواہ مقروض کے جس سے قرض خواہ نے اپنی رقم طلب کی ہو اس بات پر کہ آپ نے وہ مال مجھے معاف کر دیا ہے اور ابرا کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ اپنے مال کو طلب کرنے والے کے اس مال پر کہ وہ اس مدعیٰ علیہ کے ذمہ ہے اس حال میں کہ تاریخ نہ بتائے۔	تنقیح

مسئلہ (37) : بينة المطلوب على انه قضاه الالف بلاتاريخ راجحة من بينة الطالب على انه اقرض المطلوب الفا بلا تاريخ۔ [25]

اگر مقروض اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے قرض خواہ کے ہزار روپیہ قرض ادا کردیئے ہیں اور قرض خواہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے مقروض کو ہزار روپیہ قرض دیئے ہیں اور دونوں تاریخ نہ بتائے تو اس صورت میں مقروض کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (38) : بينة المطلوب على انه قضاه الالف بتاريخ راجحة من بينة الطالب على انه اقرضه الفا بذلك التاريخ۔ [26]

اگر مقروض اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے قرض خواہ کے ہزار روپیہ قرض فلاں تاریخ کو ادا کردیئے ہیں اور قرض خواہ اس بات پر گواہ قائم کریں کہ میں نے اسی تاریخ کو مقروض کو ہزار روپیہ قرض دیئے ہیں تو اس صورت میں مقروض کے گواہ راجح ہیں۔

مسئلہ (39) : بينة البراءة اولى من البينة على المال ان لم يؤرخا أوأرخ أحدهما فقط أو أرخا سواء۔ [27]

.براءت کے گواہ راجح ہیں ان گواہوں سے جو مال کی گواہی دیں اس صورت میں جب وہ دونوں تاریخ کو ذکر نہ کریں یا

صرف ایک جانب کے گواہ تاریخ کو ذکر کریں یا دونوں جانب کے گواہ ایک ہی تاریخ ذکر کریں۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(40)	گواہ اس شخص کے جس سے دوسرے شخص نے اپنی رقم طلب کی ہو اس بات پر کہ وہ مال جو اس کا میرے ذمہ تھا اس نے فلاں تاریخ کو اس سے ابراء کی ہے (یعنی وہ مال مجھے معاف کر دیا ہے)	گواہ اپنی رقم کو طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ وہ میرا مال جو اس کے ذمہ ہے وہ میں نے اس کو فلاں تاریخ کو دیا ہے۔	تنقیح
(41)	گواہ اس شخص کے جس سے دوسرے شخص نے اپنی رقم طلب کی ہو اس بات پر کہ وہ مال جو اس کا میرے ذمہ تھا اس نے اس سے مجھے بری کیا ہے اور براءت کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ اپنی رقم کو طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ میرا مال اس کے ذمہ ہے فلاں تاریخ سے۔	تنقیح
(42)	گواہ اپنے مال کو طلب کرنے والے کے اس بات پر کہ اس زید کے ذمہ جو میرا مال ہے اس نے اس دعوی کے بعد میرے مال کے وجود کا اقرار کرکے کہا ہے کہ میرے ذمہ اس کا مال ہے۔	گواہ زید کے اس بات پر کہ آپ نے اس مال سے مجھے بری کیا ہے (یعنی آپ نے وہ مال مجھے معاف کر دیا ہے)	تنقیح
(43)	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ غلام بیس سال سے میرا ہے۔	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ غلام ایک سال سے میرے قبضہ میں تھا، اور اس نے چھین لیا ہے۔	تنقیح

مسئلہ (40) : بینة البراءة اولی من البینة علی المال ان لم یؤرخا أوأرخ أحدهما فقط أو أرخا سواء۔[28]

براءت کے گواہ راجح ہیں ان گواہوں سے جو مال کی گواہی دیں اس صورت میں جب وہ دونوں تاریخ کو ذکر نہ کریں یا صرف ایک جانب کے گواہ تاریخ کو ذکر کریں یا دونوں جانب کے گواہ ایک ہی تاریخ ذکر کریں۔

مسئلہ (41) : ایضاً۔

مسئلہ (42) : ایضاً۔

مسئلہ (43) : بینة ذی الید اولی فیما لو برهن أن العبد عبده منذ عشرین سنة وبرهن الخارج أنه کان فی یده منذ سنةٍ حتی اغتصبه ذو الید منه۔[29]

صاحبِ قبضہ کے گواہ راجح ہیں اس وقت جب وہ گواہی دیں کہ یہ غلام اس کا غلام ہے بیس سالوں سے اور مدعی غیر قابض گواہ قائم کریں اس بات پر کہ یہ غلام اس کے ہاتھوں میں ایک سال سے ہے یہاں تک کہ اس صاحبِ قبضہ نے اس سے چھین لیا۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(44)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ فلاں چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اس حال میں کہ وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز مجھے زید نے ہبہ کی ہے (بخش دی ہے)۔	تنقیح
(45)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ فلاں چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اس حال میں کہ وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز مجھے اسی زید نے صدقہ کر دی ہے۔	تنقیح
(46)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ فلاں چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اس حال میں کہ وہ چیز کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہو۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ چیز مجھے اسی زید سے میراث میں ملی ہے۔	تنقیح
(47)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ گھر مجھے فلاں شخص سے جو تین سال پہلے مر چکا ہے میراث میں ملا ہے۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ وہ گھر مجھے عمرو سے میراث میں ملا ہے جو دو سال پہلے مر چکا ہے۔	تنقیح

مسئلہ (44) : بینة الشرآء أولی فیما اذا برهن علی ذی الید شراءها من زید و برهن آخر علی الهبة منه ای من زید وآخر علی الصدقة منه وآخر علی الارث منه۔[30]

بیع کے گواہ راجح ہیں اس صورت میں جب وہ گواہی دیں کہ اس نے یہ چیز زید سے خرید لی ہے اور دوسرا شخص اس بات پر گواہ قائم کریں کہ زید نے اس کو یہ چیز ہبہ کر دی ہے، یا اس بات پر کہ زید نے اس کو یہ چیز صدقہ کر دی ہے اور یا اس بات پر کہ یہ چیز اس کو زید سے میراث میں ملی ہے ۔

مسئلہ (45) : ایضاً۔

مسئلہ (46) : ایضاً۔

مسئلہ نمبر	راجحہ	مرجوحہ	حوالہ
(48)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز مجھے فلاں سے میراث میں ملی ہے۔	گواہ صاحبِ قبضہ کے اس بات پر کہ یہ چیز فلاں وارث کی ہے جو غائب ہے۔	تنقیح
(49)	گواہ مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میں نے زید سے خرید لی ہے اور بیع کی تاریخ نہ بتائے۔	گواہ کسی اور مدعی غیر قابض کے اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس زید نے رہن کردی ہے اور یہ بھی رہن کی تاریخ ذکر نہ کرے۔	ھندیہ

مسئلہ (47) : بينة الأسبق تاريخا أولى فيما لو برهن أن الدار كانت لزيد الميت منذ سنتين ثم مات وتركها ميراثا لى وبرهن آخر أنها كانت لعمرو الميت منذ سنة ثم مات وتركها ميراثا لى۔[31]

جس شخص کی تاریخ مقدم ہو اس کے گواہ راجح ہیں اس صورت میں جب وہ گواہ قائم کریں کہ یہ گھر دو سالوں سے زید کا تھا پھر وہ مر چکا ہے اور اس نے یہ مجھے بطور میراث چھوڑا ہے اور دوسرا اس بات پر گواہ قائم کریں کہ یہ گھر ایک سال سے عمرو کا تھا پھر وہ مر چکا ہے اور اس نے مجھے یہ میراث میں چھوڑا ہے۔

مسئلہ (48) : بينة مدعى الارث اولى من بينة ذى اليد أنه كان للجدة ابن غائب لم يعلم موته الى الآن لأنه أجنبى فى ملك الغير ۔[32]

مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ گھر مجھے اپنی دادی سے میراث میں ملا ہے راجح ہیں صاحبِ قبضہ کے گواہوں سے اس بات پر کہ اس کی دادی کا ایک بیٹا ہے جو کہ غائب ہے اور ابھی تک اس کی موت معلوم نہیں ہے۔ کیونکہ وہ غیر کی ملکیت میں اجنبی ہے۔

مسئلہ (49) : رجلان ادعيا عينا فى يد آخر فادعى أحدهما الشرآء من زيد وادعى الآخر أنه ارتهنه من زيد و قبضه وأقاما البينة ولم يؤرخا أو أرخا على السوآء فالشرآء أولى فان أرخ أحدهما دون الآخر فالمؤرخ أولى أيهما كان وان أرخا وتاريخ أحدهما أسبق فهو أولى۔[33]

اگر دو شخص کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں کسی چیز کا دعوی کرے پس ایک شخص زید سے خریدنے کا دعوی کرے اور دوسرا یہ دعوی کرے کہ میرے پاس یہ زید نے رہن کردی ہے اور میں نے قبض کردی ہے اور دونوں گواہ قائم کریں اور تاریخ نہ بتائے یا دونوں ایک ہی تاریخ بتائے تو پھر بیع کے گواہ راجح ہیں اور اگر ایک تاریخ بتائے اور دوسرا نہ بتائے تو جس نے تاریخ بتائی ہے اس کے گواہ راجح ہیں وہ جو بھی ہو، اور اگر دونوں تاریخ بتائے اور ایک کی تاریخ مقدم ہو تو اس کے گواہ راجح ہیں۔

خلاصۂ بحث:

اس پوری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو مختلف النوع اور مختلف المزاج پیدا کر دیا ہے اور یہ اختلاف ہمیشہ سے ہر زمانے میں آ رہا ہے۔اس میں اللہ تعالیٰ کی خاص حکمت ہے۔ یہ اختلاف اللہ تعالیٰ کی چاہت ہی سے ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو یہ اختلاف بالکل سر نہ اٹھاتا۔ یہ اختلاف کبھی ختم نہیں ہو سکتا، بلکہ بسا اوقات اس وقت تک اپنی انتہا تک پہنچ جاتا ہے جب انسان کو اپنے مفادات نظر آ جاتے ہیں جو کبھی کبھار نزاع اور فساد کا سبب بن جاتا ہے۔ان اختلافات کی کئی صورتیں بنتی ہیں۔ان تمام تر اختلافات کا حل اللہ تعالیٰ نے قضا کی صورت میں اتارا ہے۔اور اس کے لئے کچھ اصول مقرر فرمادئے ہیں۔ان اختلافات میں ایک اختلاف مدعی اور مدعیٰ علیہ کے آپس میں ہوتا ہے جس کا آسان حل شریعت کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق یہ ہے کہ مدعی کے ذمہ گواہوں کو پیش کرنا ہے اگر اس نے گواہ پیش کر دئے تو فیصلہ اس کے حق میں کیا جائے گا۔ لیکن اگر مدعی گواہوں کے پیش کرنے سے عاجز آگیا تو پھر مدعی کے ذمے قسم اٹھانا ہے اگر اس نے قسم اٹھائی تو اس کے حق میں فیصلہ کیا جائے گا ورنہ مدعی اس کا حقدار بن جائے گا۔ لیکن کچھ صورتیں ایسی بھی ہیں جن میں دونوں جانبین مدعی ہوا کرتے ہیں اور دونوں گواہ پیش کرتے ہیں۔ اب اس صورت میں کہ جب دونوں جانبین گواہ پیش کریں تو قاضی کونسی جانب کے گواہوں کو ترجیح دے گا اور کس کے حق میں فیصلہ سنائے گا اس کے لئے فقہ حنفی کی کتب میں خصوصاً فتاوی جات میں کچھ اصول وضع کئے گئے ہیں اور اس کی مختلف صورتیں بنائی گئی ہیں، جن کو متعلقہ کتب میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ فتاویٰ ودودیہ جو پشتو کے اہم فتاویٰ جات میں شامل ہے جو دو جلدوں پر مشتمل ہے، جس کا حال ہی میں ضلع سوات کے ڈپٹی کمشنر محترم جناب جنید خان صاحب کے زیر پرستی اردو ترجمہ کرکے منظر عام پر لایا گیا ہے۔اس کی پہلی جلد عبادات پر مشتمل ہے جب دوسری جلد معاملات پر منحصر ہے۔ اس فتاویٰ کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس کی دونوں جلدیں تقریباً شریعت کے تمام ضروری مسائل کا احاطہ کی ہوئی ہیں۔ پہلی جلد میں عبادات کو مختصراً بیان کیا گیا ہے جب کہ دوسری جلد میں معاملات کو بیان کیا گیا ہے۔ لیکن دوسری جلد کے اکثر حصہ میں وہی صورتیں بیان کی گئی ہیں جن میں دو افراد کسی چیز کی ملکیت کا دعویٰ کریں اور دونوں اپنے اپنے دعویٰ پر گواہ بھی پیش کریں۔ اب اس دعویٰ کی مختلف صورتیں بنتی ہیں کبھی یہ دعویٰ صلح کے مسائل میں ہوتا ہے، کبھی مضاربت کے مسائل میں، کبھی ودیعت، عاریت، ہبہ اور اجارہ وغیرہ میں ہوتا ہے۔ پھر جانبین میں سے کوئی تاریخ کا ذکر کرتا ہے اور کوئی نہیں، کچھ صورتوں میں دونوں تاریخ کا ذکر کرتے ہیں لیکن ایک جانب کی تاریخ مقدم ہوتی ہے اور ایک کی مؤخر۔ اس طریقے سے ان صورتوں کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ جاتی ہے جس کو فتاویٰ ودودیہ میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ یہاں اس مقالہ میں صرف سو صورتیں لی گئی ہیں جن کا تعلق ان مسائل کے ساتھ ہیں جن میں دو افراد کسی چیز کی ملکیت کا دعویٰ کرتے ہیں اور دونوں کی ملکیت کا سبب ایک یا مختلف بتاتے ہیں اور دونوں اپنے دعویٰ کے لئے گواہ پیش کرتے ہیں۔ تو اگر اس قسم کا اختلاف سامنے آجائے اور دونوں جانبین گواہ پیش کریں تو کس جانب کے گواہ راجح ہوں گے اور کس جانب کے گواہ مرجوح ہوں گے۔ مقالہ ہذا میں ان صورتوں کو بیان کرنے کے بعد اس کی اصل مصادر سے تخریج بھی کی گئی ہے اور ساتھ ساتھ جدید طرزِ تحقیق پر ان مسائل کی ان کے مصادر سے تفصیلی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔ ان صورتوں کے علاوہ جو باقی صورتیں رہتی ہیں، انشاء اللہ آئندہ مقالہ میں ان کو زیر تحریر لایا جائے گا۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

1 سورۃالکھف 18: 54

Al Kahf, Al Āyah: 54

2 سورۃالمائدہ 04: 48

Al Mā,idah, Al Āyah: 48

3 البیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی (المتوفی: 458ھ) السنن الکبری، بیروت: دار الکتب العلمیہ، ج: 10، ص: 427

Al Bayhaqī, Abū Bakr Aḥmad bin Ḥussayn, Al Sunan Al Kubrā, (Nāshir: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, Bayrūt), Vol:10, P:427

4 مثلا کوئی شخص دعوی کرے کہ یہ چیز میری ہے میں نے خرید لی ہے۔اور دوسرا شخص بھی یہ دعوی کرے کہ یہ چیز میری ہے میں نے خرید لی ہے، یا ایک شخص کہے کہ یہ چیز میں نے خرید لی ہے اور دوسرا شخص یہ کہے کہ یہ چیز مجھے کسی نے بخش دی ہے۔ ۱۲۔ مترجم

فائدہ: اس کتاب میں اس قسم کے مسائل ذکر کئے گئے ہیں کہ ایک جانب کا مسئلہ راجحہ ہیں اور دوسری جانب کا مسئلہ مرجوحہ ہے تو مسئلہ راجحہ سے مراد یہ ہے کہ اس جانب کے گواہ مقبول ہیں لہٰذا قاضی اس جانب گواہوں کے حق میں فیصلہ سنائے گا، جب کہ مسئلہ مرجوحہ سے مراد یہ ہے کہ اس جانب کے گواہ مردود ہیں لہٰذا قاضی اس جانب کے گواہوں کے حق میں فیصلہ نہیں سنائے گا۔

5 الشیخ نظام الدین و جماعۃ من علمآء الھند الاعلام، فتاوی عالمگیریہ المعروفہ بالفتاوی الھندیہ، (کوئٹہ، مکتبہ رشیدیہ) ج: 4 ص: 88

Al Shaykh Niẓām al Dīn wa Jamā'Aḥmad min Ulamā, al Hind al A'lām, Fatāwā 'Alamgiriyyah, (Nāshir: Maktabah rashidiyyah, Quetta). Vol:4, P:88

6 مجلۃ الاحکام العدلیہ، ص: 358

Mujillah al Aḥkām al 'Adaliyyah, P:358

7 ایضا

Ibid

8 مثلاً کسی جانور کی پیدائش، کیونکہ جانور جب ایک دفعہ پیدا ہو جائے تو دوبارہ پیدا نہیں ہوتا۔ ۱۲۔ مترجم

9 مجلۃ الاحکام العدلیہ، ص: 358

Mujillah al Aḥkām al 'Adaliyyah, P:358

10 ایضا

Ibid

11 ایضا، ص: 359

Ibid, P:359

12 ایضا

Ibid

13 مجلۃ الاحکام العدلیہ، ص: 359

Mujillah al Aḥkām al ʹAdaliyyah, P:359

14 نور العین فی اصلاح جامع الفصولین، ص:29

Nūr al ʹAyan Fī Iṣlāḥ Jāmiʹ al Fusūlayn, P:29

15 ایضًا

Ibid

16 حنفی، محمد بن حسینی، المتوفی 1098ھ، فتاوی انقرویہ، (کوئٹہ، مکتبہ قاسمیہ،) ج: 2، ص:

Ḥanafī, Muḥmmad bin Ḥussaynī, Fatāwā Anqaewiyah, (Nāshir: Maktabah Qāsimiyyah, Quetta), Vol:2, P:

17 الشامی، ابن عابدین، محمد امین بن عمر، الفتاوی تنقیح الحامدیہ، (کوئٹہ، مکتبہ اشرفیہ)، ج: 1، ص:596

Al Shāmī, Ibn ʹAbadī, Muḥmmad Amīn bin Umar, Alfatāwā Tanqīh al Ḥāmidiyyah, (Nāshir: Maktabah Ashrafiyyah Quetta), Vol:1, P:596

18 ایضا، ص: 592

Ibid, P:592

19 ایضا، ص: 595

Ibid, P:595

20 الفتاوی تنقیح الحامدیہ، ج: 1، ص: 595

Al Fatāwā Tanqīh al Ḥāmidiyyah, Vol:1, P:595

21 ایضا، ص: 596

Ibid, P:596

22 ایضًا

Ibid

23 ایضًا

Ibid

24 ایضًا

Ibid

25 المحیط البرھانی ص: 125

Al Muḥīṭ al Burhānī, P:125

26 ایضا، ص: 126

Ibid, P:126

27 الفتاوی تنقیح الحامدیہ، ج: 1، ص: 596

Al Fatāwā Tanqīh al Ḥāmidiyyah, Vol:1, P:596

28 ایضًا

Ibid

29 ایضا

Ibid

30ایضا

Ibid

31 ایضا

Ibid

32ایضا

Ibid

33 الفتاوی الھندیہ، ج: 4 ، ص: 88

Al Fatāwā al Hindiyyah, Vol:4, P:88